

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو اس کے بندوں کی خدمت کر کے دکھاؤ۔ (حدیث)

ضلع انک فتح جنگ سے 5 کلومیٹر جانب مشرق سائیں نور خان رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے پیکر شرم و حیا قلعہ فی اللہ حضرت ملک محمد افسر خان رحمۃ اللہ علیہ بمقام پریم گر فقیراں اپنی زندگی یاد خدا عز و جل، عشق مصطفیٰ ﷺ میں گزارنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے ہوئے گزشتہ دنوں خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کے برادر اکبر ممتاز صوفی بزرگ مجدد سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1971ء (۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ بروز منگل) وصال فرما گئے تھے۔ جبکہ نماز جنازہ جمعرات دن 1:00 بجے ادا کی گئی۔ سائیں نور خان کے مرشد حضرت خواجہ ولی احمد سرکار کا دربارہ فتح جنگ میں ہے۔ جبکہ آپ کے دادا مرشد باباجی نامدار سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وصال 1760ء) پریم گر فقیراں میں آرام فرما رہے ہیں اور سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پردادا مرشد شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکبری منڈی لاہور میں مخلوق خدا میں فیض تقسیم فرما رہے ہیں۔

ہو گئے کم رضائے الہی میں رضا والے اور خدا کے قریب ہو گئے خدا والے
جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں ادھر ڈوبے ادھر لکے، ادھر ڈوبے ادھر لکے

سائیں نور خان علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ کے برادر افسر ملک سائیں محمد افسر خان نے آپ کے حکم کے مطابق دربار شریف کا انتظام و انصرام اپنے ذمہ لیا اور اس ذمہ داری کو زندگی کے آخری ایام تک بطور احسن نبھایا۔ آپ کی خدمت میں دربار شریف کی تزئین و آرائش اور دربار شریف سے ملحقہ عظیم الشان جامع مسجد و مدرسہ قابل ستائش ہیں۔ آپ کی زندگی کے کئی خوبصورت پہلو ہیں۔ یہاں احاطہ کرنا مشکل ہے۔

آپ کی زندگی حقیقت میں ایک درویش صفت اور دنیا سے بے رغبتی کی زندگی تھی۔ آپ نہایت ہی شریف الطبع انسان تھے۔ آپ دین کی ترویج کا انتہائی جذبہ رکھتے تھے۔ اس لیے نوری پاک مدرسہ کی ایک عظیم بلڈنگ مسجد کے متصل وصال سے ایک سال قبل قائم کی۔ مریدوں نے کہا کہ اتنے بڑے مدرسے کی کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رکھے خدا سلامت تیرے در کی آشنائی

تیرے آستان پہ آئے، تیری یاد سمجھ لائی

تذکرہ گل گلستان

سائیں ملک محمد افسر خان
آستانہ عالیہ پریم گر فقیراں

حسن ترتیب

ابوطیب علامہ حافظ رفاقت علی حقانی (ایم۔ اے)

خطیب مرکزی جامع مسجد (رجسٹرڈ) صدر بازار انک کینٹ

پیشکش:

جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر بازار انک کینٹ

ضرورت ہے؟ لیکن آپ کی نگاہ آئندہ آنے والے حالات پر تھی۔ اس لیے انہی عظیم شخصیات کے بارے میں حدیث مبارک ہے: **تَقْفُو فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ** ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

آپ انتہائی سخی تھے۔ آپ کے پاس جو بھی آتا، مخلوق خدا میں تقسیم کر دیتے۔ آپ بہت ہی غریب پرور تھے، آپ سے اکثر محافل میلاد اور جنازوں میں ملاقات ہوتی رہی، آپ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق والے افراد سے شفقت کیساتھ پیش آتے، آپ کے برادر اکبر ملک حاجی سرور خان جن کا وصال جولائی 2009ء بمبکو میں ہوا۔ انتہائی دعا نا چیز خانی نے کی جس پر مجھے دل سے دعائیں دیں اور نہایت ہی شفقت فرمائی آپ کے بارے میں ہر شخص کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ سب کیلئے یکساں توجہ فرماتے۔

آپ کے بارے میں منقبت امیر افضل خان منظر امیر خان فتح جنگ نے تحریر کی ہے۔ جو سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر چسپاں ہے۔ جو درج ذیل ہے:

اے پریم نگر کا نکھار، محمد افسر خان	گلشن پریم نگر کی بہار، محمد افسر خان
شہدہ رو، پریم خوا، فیض جوئے بار	فخریہ، ماہو، فضل پروردگار، محمد افسر خان
جانے امان و پناہ، مشعل رہ گزار، محمد افسر خان	بلخچن کے سپاہی جاٹار، محمد افسر خان
خوش گن، جانے پریم چمن، ہونہار، محمد افسر خان	خوش نہاد، خوش طین، ذی وقار، محمد افسر خان
رہے قائم دوام شاہی بے کسوں کی پشت پناہی	نہ ہوں عدم دانی، تاباں سدا بہار، محمد افسر خان
نیکر شرم و حیا، لطف و عطا دایار، محمد افسر خان	سرکار کے مہمانوں کے خدمت گار، محمد افسر خان
شریک خوشی، غم میں دلگزار، محمد افسر خان	غزائاں ہو کہ بہار، فخر سایہ دار، محمد افسر خان
یہی رنگ ڈھنگ ہے، یہی رنگ ترک ہے	معتز نیا رنگ ہے واہ خاکسار، محمد افسر خان
یارب ابد تک یہ آستان رہے	بر کوئی فیض یاب شاداں رہے
غریبوں غمزدوں کا ہے آسرا	سلامت و تاقیامت میرے مرشد کا سائبان رہے

شاعر اہلسنت: محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری حسن ابدال (12 اپریل 2011)

لَهُمَّ اللّٰزِجَاتِ السُّلٰی ۝ جَنَّتْ عَلٰی (طہ)

عین فیض الفقرا

۱۴۳۲ھ

۱۴۳۲ھ

نور خان ممتاز ہے دل کا مقام معرفت
خلوت خلق خدا اُس کا تھا
جو تھا جو خود غرضی کے اس غلت زدہ ماحول میں
اک بوسہ ہمار کی ساتھ ہی سوئی گئیں خدمات اُسے
فیض پہنچایا طویل عرصے تک اُس نے فخر کا
گامزن ہو جاوہ حق پر رہا ہر حال میں
عام لوگوں کی طرح بالکل نہیں ہے اُس کی موت
خاک میں اُن کو ملا دے انقلاب وقت اگر
جی وہابی سے جن کی دوستی خوش بخت لوگ
اولیا کے جو عقیدت مند ہیں مغموم ہیں
اُس کی غربت دور و بخت کی چلی گاہ ہو
مفقرت سے اُس کو لطف خاص سے یارب نواز
فیض مستر مرکز انوار اُس کے دم سے تھا
اُس خدا اندیش مرد صدق فطرت کا وجود
کی رقم یوں ادب سے اُس کی طارق تاریخ وصال

اُس عظیم الشان مرد حق کا تھا وہ جانشین
نیکر حسن طریقت تھا وہ مرد حق گزین
عمر بھر اُس حسن عمل کی ٹھیں روشن اُس نے کہیں
اُس میں مردانہ خدا کی خوبیاں موجود تھیں
وہ سعادت مند تھا روزِ ازل سے بلخچن
استقامت اُس کی ہمت مرحبا صد آفرین
نیمتی انجام اہل فخر کا ہر گز نہیں
موتوں کی آب و تاب و قدر کم ہوتی نہیں
زندگی پاتے بعد از مرگ وہ جام طویل
اُس کی رحلت سے مہمان ولایت ہیں حزیں
اُس کا مرقد ہو الہی بلبل خلد بریں
از طفیل جانِ رحمت رحمت للعالمین
یہ احتشام فقر سائیں نور خان کا آستان
تھا چراغ ادب عرفاں ظلمتوں کے درمیاں
نور ہمس معرفت نقش جمال نور خان

1432، 1431+1

